منشور رسولان ہمہ فرمان نبیاں ہمہ

بنام نامی و نشان گرامی منشور محمدی

توریت بالا توریہ انجیل بہ پہلو

کویان صفت و سیرت مہر و مہ محمد

نمبر ۱۱ مطبوعہ ۱۹ جمادی الاول ۱۲۹۰ ہجری روز دوشنبہ جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ — مثنوی موحدہ — محمد رسول اللہ

بعد حمد خالق و نعت رسول
کھلتے تقریر موحد کے ہین پھول

لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا
یعنی پرچہ پادری مسمور کا

نکلے ہی دو مرتبہ ہر ماہ مین
خار کے مانند حق کی راہ مین

نام رکھا شمس ہے اخبار کا
نور پر گرتا ہی شعلہ نار کا

نہضت عیسی کے منادی پر گلا
کرتے ہین توہین فخر انبیا

افترا بہتان و الزام قبیح
سرور عالم پر کرتے ہین صریح

اور خصوصاً ہین جو کاتا دری
تازہ نخوت جنکے سر مین ہے بھری

سو فونکیطرح بی نام و ننگ
جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ

کہکے تحریف سخن مین بیل بیل
روغن شپر کو کہتے ہین چھلیل

اول ان ابصانع چرخ کہن
ماٹ بگری نیلکا ہی جوش زن

ہین دل و جان سے محمد پر نثار

دافع ظلمت ہی یہان نام خدا
نور منشور محمد مصطفی

سید الکونین ختم المرسلین
آخر آمد بود فخر الاولین

سارے نبیون سے دل اپنا صاف ہے
بد زبانی شیوہ اجلاف ہے

خود رو مین گو خضر عیسے ہی طاق
چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق

مذہب احمد ہی توحید احد
شرک کو شیدا شکر تا ہے رد

قال حق ہے قل ہو اللہ احد
باپ بیٹے سے ہی اللہ الصمد

بی پدر فرزند پیدا او کند
طفل طاو رہد گویا او کند

آدم و حوا کب باپ تھے
قدرت خالق سے پیدا ہو گئے

وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا
ابن مریم کیونکہ بیٹا ہو گیا

اک غذا کو تین مین کرنا حلول
ہی سراسر شرک و ناحق کی بھول

خون خالق ہے دعای شرک کو
اک غذا کو تین نیرے اعتکاد

مین آیا ہی ۔ و ما ینطق عن الھوی ان ہو الا وحی
یوحیٰ ۔ یعنے محمد صاحب اپنے طرف سے بات نہین
کہتے جس تئے کو وے وحی سے معلوم کرتے ہین
فرما دیتے ہین ۔ چہارم ۔ یہہ لفظ دوسرا فارقلیط
قرینہ اسبات کا ہے کہ ضرور ایسے نبی مقصود ہو
کیونکہ پہلے اس کے کوئی مدح القدس بہ معنی خدا تسلی
دینے کو نہ آیا تھا بلکہ نبی آیا کرتے تھے خصوصاً اہل
کتاب ایک نبی عظیم الشان کے منتظر تھے اوسیکی
مسیح نے تسلی دی اور نشانات نبی موعود مین تردد
نہ رکھنے چنانچہ باب اول درس ۱۲ انجیل یوحنا مین
ہے اور انہون نے اسے پوچھا کہ تو ایلیا ہے اور
اسنے کہا مین نہین ہون کیا تو وہ نبی ہے اس نے
جواب دیا نہین انتہیٰ ۔ یعنے یحییٰ سے پوچھا گیا تو
مسیح ہے یا وہ نبی یا ایلیا جواب دیا کہ مین انسے نہین
ہون غرض تلاشی نبی مین تھے سو مسیح کے اس
واسطے حضرت لفظ فارقلیط فرمایا جسکی ایک معنی
تسلی دہندہ بھی ہین تلاش والے کو بہ سبب بیقراری
کے خصوصاً جب عرصہ دراز ہو جائے تسلی دہندہ
کی ضرورت ہے نہ انکہ خدا تعالیٰ بصورت نار تشریف
لے آوین اسے کیا تسلی بلکہ رحم کا خوف ہے کیونکہ
آگ ہی اور آگ سے لوگ ڈرا کرتے ہین پنجم اس روح
اللہ نے کیا گناہ گارون کو توبیخ یا الزام دیا
نہ انکا ایک وصف یہہ بھی ہی اور محمد صاحب نے

بیغمبرانون کو تنبیہ اس طرح کی دی ہے کہ بے سمجھے
میزان دو دین حق کے تحقیق شور مچا رہے ہین
کج فہمی یا دریون کی اس مسئلہ مین حاجت تفصیل
کی نہین رکھتے کیونکہ یہہ روح القدس موعود ہمارے
جسکا حال انجیل لوکا باب اخیر درس ۴۹ مین لکھا
ہے اور دیکھو مین اپنی باپ کا وعدہ تمپر بھیجتا ہون
اور وعدہ فارقلیط کا دوسرا ہے جسکو یوحنا نے لکھا ہے
چنانچہ وجوہ قومہ سے صاف ظاہر ہوتا ہے ۔

بقیۂ مضمون مولوی چراغ علیصاحب مدظلہ العالی

قولہ اور قسم کا توڑ ڈالنا تیسری ہے جائز رکھا
ہے **اقول** قسم یا حلف کا وقوع غیر ثابت ہے اور
وہ قضیہ موضوعہ ناقابل اعتبار اور آیت کے سیاق
وسباق کے لحاظ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ایسے
امر جائز کے ترک اور فعل مشروع کے امتناع انتفاع
کو یمین کہا ہے پس اسکو قسم یا حلف سمجھنا بیجا ہے
اور نیز اسکے توڑ ڈالنے کا اعتراض ایک طرفہ ماجرا
ہے **قولہ** اور بگانی عورت کا عشق تیرلئی نے حلال
کر دیا ہے **اقول** یہہ تو بالکل افترا ہے کیونکہ
ایسا گمان اور عشق وغیرہ کی داستان سب جھوٹ
اور خلاف الفاظ قرآن ہے ۔ اگر بالفرض ایسا
ہوا ثابت ہی ۔ بیعنے جیسا قصہ کہ مخالف بیان کرتے
ہین تو بھی اس سے یہہ لازم نہین ہوتا کہ بگانی

عورت کا عشق حلال کر دیا ہو کیونکہ مسلمانون کا خاطر تعدد ازدواج
بشرع خارج ہے مگر اوسپر کوئی امر قبیح ظاہر نہین ہوا بلکہ نہایت نیک نیتی اور خدا پرستی کی راہ سے
نیہ کو طلاق کی ممانعت کے۔ وامسک علیک زوجک
واتق اللہ۔ پھر ہم نہین سمجھتے کہ ایسا نتیجہ کہان سے
نکالا جاتا ہے کہ جناب پیغمبر نے ایسا ظاہر کیا ہو کہ خدا نے
عیسائی عورت کا عشق مجھے حلال کر دیا۔ کبرت کلمۃ
تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا۔ پھر جس حال
مین کہ زینب مطلقہ ہو گئے تو اسکی نکاح کی اجازت
دینے کا حکم کوئی امر قبیح نہین کیونکہ مطلقات کا نکاح
شریعت سابقہ موسوی مین مشروع تھا۔ اور مسیح
نے جو کہ خود صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے شریعت موسوی
کی تصدیق اور تسلیم کے اور اسکی تعمیل کا حکم دیا۔ بلکہ
مسیح نے بنی حال کے ترجمون کے موافق حرامکاری کی
صورت مین طلاق کو جایز رکھا ہے۔ مگر جس لفظ کا
ترجمہ حرامکاری کیا جاتا ہے وہ نہ صرف زنا ہی کے
واسطے ہے بلکہ بہ تیئین کے محاورات عبری مین اسکا
ہے ہر اک طرح کی مخالفت نا اتفاقی بیوفائی غدر
اور نشوز جو عورت کے طرف سے ظاہر ہووے اور
جس سے اصل اغراض نکاح یعنے باہم محبت و استعانت
وفاداری وحسن معاشرت مین فرق پڑے
ہمین داخل ہے چنانچہ سلڈن اور لمٹن دونون
فرزانہ دانشمندون نے رسالہ اگزوریہ ورسالہ

افتعالات میسور نہ بوجہ مین سے اسنادہ بنیان ہم
اور کتب مقدسہ کے جوابون سے ثابت کیا ہی
پس زن مطلقہ کا نکاح قبیح نہین ہے۔ اگر بنظر
اوفی تامل وانصاف لکھا جاوے تو معلوم ہوگا۔
جناب پیغمبر علاوہ محاسن افعال و مکارم اخلاق کے
خاصتہ ازواج کے بارہ مین زیادہ زہد و عفت کو
کام فرماتے تھے۔ کیونکہ یقینا ثابت ہے کہ وہ
۵۴ برس کی عمر تک جناب پیغمبر نے ایک ہی
عورت سے بسر کی اور یہہ اک قطعی دلیل ہے کہ
انکی مخالفون کا پیغمبر کو پابند خواہش نفسانی قرار
دینا صریح تہمت نالایق ہے یہہ اک دلیل ایسے
جناب پیغمبر کے تقدس اور پارسائی کے ہے کہ اہل
مخالف سے بھی انکار نہین کر سکتے۔ اک عمدہ مسیحی
مورخ کا قول ہے کہتے ہین کہ اپنے ایام جوانی مین محمد
نے پارسائی بسر کئے اور ۲۵ برس کی عمر مین
اک زن بیوہ چہل سالہ سے شادی کی اور پچیس
برس تک اسی اکیلی عورت سے وفاداری سے معاشرت
کی فقط (سیرت محمدی مصنفہ آربیل ولیم میور
جلد ۳ ص ۳۰۹) اور اک اور عالی سند مشہور فاضل
کا قول ہے کہ محمد نفسانی خواہشون کے آدمی نہ تھے
اگر ہم انکو اک عامی عیاش لذایذ رذیلہ مین مشغول
نہین بلکہ کسی قسم کے تلذذات مین مصروف تصور
کرین تو ہم بڑی غلطی مین پڑین فقط باقی آیندہ

التماس

خریداران اخبار مشور محمدی کی خدمت مین التماس ہے کہ جب درخواست بیرے کل انجمن کے دوسرے جلسے مین یہ بات قرار پائی کہ سب خریداران اور معاونان مشور محمدی جب عیلہ یا قیمتا اخبار روانہ کیا جاین تو بصیغہ رجسٹری مین احمد عبد اللطیف صاحب محاسب مشور محمدی کے نام روانہ کرین پس راقم کی التماس ہے کہ جن خطوط مین مضمون یا درخواست خریداری مندرج ہوا کرے وہ میرے ہی نام پر آئین۔ لیکن قیمت اخبار کا خط جسمین بل یا ٹکٹ نصف آنہ نوٹ وغیرہ ہون بصیغہ رجسٹری صاحب موصوف کے نام آئین خریداران مشور محمدی سے التماس ہے کہ وہ براہ نوازش راقم کی اس التماس کو منظور فرماکر اسپر عمل پیرا ہون۔

مورخہ ۱۴ جلائی ۱۹۰۳ء۔ راقم خاکپای امت شفیع احمد محمد قاسم غم۔ سکرٹری انجمن اسلامی و مہتمم قاسم الاخبار بنگلور

اشتہار

چونکہ انجمن اسلامی بنگلور کے دوسرے جلسے مین حسب درخواست سکرٹری منشی محمد قاسم صاحب غم یہ امر قرار پایا ہے کہ خریداران مشور محمدی کے خطوط ارسال قیمت جسمین بل۔ نوٹ۔ یا ٹکٹ نصف آنہ ہین وہ سب میرے نام پر آیا کرین اور حساب جمع و خرچ مشور محمدی کی نگرانی بھی میری ذمہ دیگئی ہے۔

التماس

خریداران اور معاونین مشور محمدی کی خدمت مین انجمن اسلامی بنگلور بصد منت التماس کرتی ہے کہ جو صاحبان براہ غمخواری دین ابتک قیمت اخبار دیچکے ہین انشاء اللہ ان کے نامون کی فہرست مشور محمدی مین درج ہوگی۔ لیکن جن حضرات نے تاحال پیشگی ابتدائی ستمبر ۱۹۰۲ء سے لغایت اگست ۱۹۰۳ء عنایت نفرمائے ہین انکی خدمت مین خطوط طلب قیمت بہت جلد دفتر انجمن اسلامی سے بدستخط نین احمد عبد اللطیف صاحب روانہ کئے جائینگے۔ پس چاہیے کہ براہ مہربانی خطوط طلب پہنچنے کے پیشتر قیمت اخبار مع محصول ڈاک عنایت فرماکر انجمن کو ممنون منت فرمائین۔

مورخہ ۱۴ جلائی ۱۹۰۳ء۔ حسب الحکم انجمن اسلامی محمد قاسم غم

چاپہ راج پریس واقع معسکر بنگلور مین اہتمام سے منشی محمد قاسم غم کے چھپا

شاہ ایران

اخبار عالم مین رقم ہی کہ خبر تار برقی آمد شہر سینٹ پٹرس برگ روانگی ۲۲ مئی سے معلوم ہوا کہ شاہ ایران تاریخ مذکور کو شہر سینٹ پٹرس برگ دارالسلطنت روس کی ریلوے اسٹیشن پر پہنچے اور شاہنشاہ روس نے بہمراہی تمام شہزادگان اور مردمان خاندان شاہی اور فوجی افسران ارکان سلطنت کی بڑی تعظیم اور تکریم سے انکا استقبال کیا اوسوقت دوپہر ہوگئی تھی اور ریلوی اسٹیشن سے ونٹر پیلیس نامی محل تک شاہی گاڑی جو شاہ ایران کی سواری کے واسطے آئی تھین وہ سب سنہری اور نقرئی کام کی تھیں اون مین شاہ ایران اور شہنشاہ روس سوار تھے ریل کی اسٹیشن سے محل تک برابر آدمی تماشائی کھڑے ہوئے تھے اتنا راہ مین تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر باجے بجتے تھے شاہ ایران بطور تحایف کو شاہنشاہ روس کے واسطے پیش قدمی کے تحفے لندن مین محل بکنھام پیلس تیار ہورہا ہے اور شاہ ایران ملکہ محتشمہ سے قلعہ ونڈسر مین دوسرے ملاقات کرین گے اور ملکہ کے ہمراہ فوج کی قواعد دیکھینگے اور لندن سے شہر لیورپول اور منچسٹر اور برمنگہام اور پورٹس موتھ کو واسطے سیر کے جاوینگے اور ان شہرون مذکورہ بالا سے لوٹ کر روزمرہ لندن مین آجایا کرینگے۔

کوین دی لیڈیز نیوز پیپر نمبر ۷۸ ۱۳ محررہ ۲۴ مئی مین مرقوم ہے کہ شاہ ایران کے ہمراہ ایک انکا چچا اور ایک انکا خالہ زاد بھائی اور وزیر اعظم اور امیر لچھی خان اور وزیر خزانہ اور مجتہد

وزیر صیغہ تعلیمات عرفا و وزیر صیغہ
عدالت اعلیٰ اور چالیس رشتہ دار اور امرا اور
ارکان سلطنت اور ان کے سوا ستر وزرا ہین
شاہ ایران کے طبیلہ مین بہت سے جواہرات اور پیرے
ہوے ہین اوسکی قیمت بیس لاکھ سکہ روپیہ
جسکے ازروی حساب قریب تیس لاکھ پچاس ہزار
روپیہ کے ہوتے ہین -

۱۸۱۴ء مین تاجس لندن نمبر ۱ مرقومہ ۲۴ مئی مین
یہ خبر ہے کہ نام نامی شاہ ایران کا ناصر الدین خاقان ہی
۱۸۱۰ء مین پیدا ہوے اور ۱۰ ستمبر ۱۸۳۷ء
کو انہون نے جلوس فرمایا ان کے باپ کا نام
محمد شاہ تھا اور ان کے دادا کا نام شہزادہ عباس
مرزا اور پردادا کا نام فتح علی شاہ تہا شاہ ایران
کے دو بیٹے ہین ایک کا نام مظفر الدین ہے جو
۱۸۵۳ء مین پیدا ہوا اور یہی بیٹا ولیعہد ہے اور
دوسرے کا نام جلال الدولہ ہے دوسرا بیٹا
پہلے بیٹے سے تین برس کم عمر مین ہے شاہ ایران
پر بڑا اختیار ہے کہ باوجود موجود ہونے ولیعہد
ریاست کے جسکو چاہین خاندان شاہی سے
وارث سلطنت بناوین شاہ ایران خوبصورت
اور فیاض اور دانشمند ہین انتظام ملک کی طرف
بہی توجہ بہت ہے زبان فرانسی سے بخوبی
واقف ہین اور بڑے بڑے نامی اجنبات

ملک یورپ کے فرمانروا نے ہین -

مراسلہ

جامع الفضایل مالکمالات وتابع نکو اخبار
منشور محمدی سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم وعلی من اتبع الہدےٰ - ان
روزون چند مبند وار مسلمان جو عیسائی ہوگئے
ہین اسکی وجہ مینے بغور تمام یہی پائی کہ یہ لوگ
بے عزتی کے صدمہ اوٹھا رہے تھے اور بیمعاشی
کا غم کھا رہے تھے اوسکی رفع کی تجویز اونہون
یہی سوچہی کہ کرستان ہوجائین تا عزت حاصل
کرین اور پیٹ بھر کر روٹی پائین آخر کرستان
ہوگئے بے ایمان ہوگئے - اب مین کہتا ہون
کہ ان کرستانون کو بسبب ترک مذہب کے
روٹی تو ملی لیکن عزت حاصل نہوی زیادہ بیعزت
ہوگئے کیونکہ ظاہر ہے کہ اونکی عزت مسلمانون
اور ہندوون کے پاس بالکل رہی نہین کرستان
ہونے سے پہلے پاس ہمقومی جو فی الجملہ عزت
کرتے تھے اب نہین کرتے نجس العین جانتے
ہین اور انگریزون کے پاس بہی اونکی وقعت نہین
بلکہ ہندو مسلمان سے دس حصے بدکے جاتے
ہین جو کہ یہہ بات دلیل طلب ہے اس لئے ہم
اک تجربہ کار انگریز کا قول یہان بیان کرتے
ہین - مسٹر رونلج جو کسی وقت مین وقایع نگار

اخبار فرقۂ آن الذیہ ہیں اور اب لندن میں گونٹ
رکھتے ہیں ماہ اپریل ۱۸۹۳ء کے رسالہ میں کہتے ہیں
ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ اکثر انگریزون کو
ساکنان ہندوستان کی نسبت یہی خیال ہے۔
ہم اون سے نفرت کرتے اور اون کے کامون پر
ہنستے ہیں اور انکو کالا آدمی کہتے ہیں اور ہندوؤن
اور مسلمانون کو خراب جانتے ہیں اور جب وہ عیسائی
ہو جاتے ہیں تو دس حصے زیادہ خراب سمجھتے ہیں
وقایع نگار صاحب اگر یہہ کرستان لوگ ذرا بھی
بھی قوت منفعلہ رکھتے ہون تو یہہ تحریر اونکی عیسائیت
سے باز آنے کو مکتفی ہے۔ اب انجام مین لوگ
صاف یہہ کہینگے کہ یہہ کرستان محض طالب حطام
دنیوی ہین وہ بھی بے عزتی کے ساتھہ افسوس ہے
انکی عقل کیا ہوی ہوگی کہ روٹی کے واسطے جسکا
ضامن خدای کریم ہے دین وایمان وعزت کھوتے
ہین اے خدا تو انکی ہدایت کرتا یہہ دین حقہ اسلام
مین داخل ہون اور اپنی کھوئی ہوی عزت حاصل کرین
آمین۔ مرقوم ۱۲ شہر ربیع الثانی ۱۳۱۰ ہجری
مقام حیدرآباد۔ راقم محمدی

مضمون افضل العلماء مولوی حافظ ولی اللہ صاحب

عیسائی لوگ دعوی کرتے ہین کہ پیغمبر کے لئے اوس
کتاب مین جو پیشتر اُسکے خدا کی طرف سے آئی
بو ضرور خبر ہونی چاہیے چنانچہ حضرت عیسیٰ کی

بشارت توریت وغیرہ پیغمبرون مین جا بجا موجود ہے
بخلاف فرقہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تو ہین
بلکہ ذکر بھی کہین نہین جب بطور سے اہل عرب
کو دیکھا گیا سراسر خلاف معلوم ہوا کس واسطے کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت تو کتب مروجہ عیسائیان
مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی زیادہ ہین
اور یہہ حضرات نام سے بھی منکر ہین چونکہ سب بشارت
کا لکھنا اس رسالہ مین گنجایش نہین رکھتا صرف
حوالہ انجیل یوحنا کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جاننا چاہیے
کہ اس فصل مین تین چیزون کا بیان ہے اوّل
نقل عبارت انجیل مع استدلال دوم جوابات
شبہات پادری صاحبان حضور ملا پادری
فنڈر کے متعلق اس مسئلہ کے سیوم کج فہمی بعض
عیسائیون کی جس سے بشارت کو ٹالنا چاہتے
ہین حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قریب چلے جانے
کی دینا سے حوارئین کو بطریق تسلی وصیتاً فرمایا
کہ مین جاتا ہون اور تمہارے لئے دوسرا فارقلیط
آویگا جسکی معنی وکیل اور شفاعت کنندہ اور
تسلی دینے والا اور مددگار اور بزرگ کیا گیا کی
ہین اور وہ عبارت یہہ ہے انجیل یوحنا باب ۱۴
ورس ۱۶ اور مین اپنے باپ سے درخواست
کرونگا اور وہ تمہین دوسرا فارقلیط دیگا کہ
تمہارے ساتھہ ابد تک رہے یعنے سچائی کے

فارقلیط جسے دنیا نہین پا سکتے کیونکہ اسے نہین
دیکھتے اور نہ اسے جانتے ہین لیکن تم اسے جانتے
ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم مین
ہوگی ۱۸ درس ۲۶ لیکن فارقلیط یعنے روح القدس
جسے باپ میرے نام سے بھیجیگا وہی تمہین سب
کچھ سکھلائیگی اور جو کچھ کہ مینے تمہین کہا ہے تمہین
یاد دلائیگی باب ۱۶ درس ۷ لیکن مین تمہین
سچ کہتا ہون کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند
ہے کیونکہ جو مین نہ جاؤن تو تسلی دینے والا تمہارے
پاس نہ آویگا پر اگر جاؤن تو اسے تمہارے
پاس بھیجدونگا ۔ ۸ ۔ اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے
اور راستی سے اور عدالت سے ملزم ٹھہرائیگا
۹ ۔ گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھپر ایمان نہ لائے
۱۰ ۔ راستی سے اس لئے کہ مین اپنی باپ کے
پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے ۔ ۱۱ ۔
عدالت سے اس لئے کہ اس دنیا کے سردار پر
حکم کیا گیا ہے ۱۲ ۔ میرے اور بہت سے باتین
ہین کہ تم سے کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین
کر سکتے ہو ۱۳ ۔ لیکن جب وہ یعنی سچائی کی روح
آویگی تمہیں ساری سچائی کی راہ بتاویگی کیونکہ وہ
اپنے نہ کہیگی بلکہ جو کچھ سنیگی سو کہیگی تمہین آیندہ
کی خبر دیگی ۱۴ وہ میرا جلال ظاہر کریگی کیونکہ
میرے چیزون سے لیگی اور تمہین بتاویگی انتہی

معنی اس عبارت کی ہم پر طرح طرح سے صاف
صاف آتی ہین جب رسول اللہ ہوے تو
ضرور رو کیلی ہوے اور ہر رسول ضرور شافع ہوگا
اور اپنی امت کو دین سے مدد بھی کرتے ہوے اور
معہد کی معنی بزرگ کیا گیا کے ہین اور بیشک مسیح
کے جلال کو ظاہر کیا وہ تھا کہ یہودی دیتے
تھے اس سے بڑی کیا ساری قرآن مین جابجا
تعریف حضرت عیسیٰ کی لکھی ہے اور راجنا رغیب
بھی بکمال تفصیل سے ظاہر کر دین یہانتک کہ کل
واقعات جو قیامت تک واقع ہونگے امت
کو سنا دی اور اپنی طرف سے کوئی بات نہ کہتے
تھے بلکہ جو خدا سے پیغام آتا اورون کو پہنچا
دیتے تھے ۔ اس جگہہ بطور نمونہ کے ایک دو خبر
غیب کے لکھی جاتی ہین صحیحین مین ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ قیامت کے آنے سے پہلے ملک حجاز مین
ایک آگ نکلیگی کہ روشن کر دیگی اونٹون کی گردنون
کو شہر بصرہ مین یعنے ایسی روشن ہوگی کہ ملک
حجاز سے بصرہ تک کہ ملک شام ہی پہونچیگی اونٹ
اس شہر کے اوسکی روشنی مین راہ چلینگے اونٹ
کے چال مین گردن اسکی ہلتی ہے اور خوب نمود
ہوتی ہے لہذا اسبات کو کہ اسکی روشنی مین
اونٹ راہ چلینگے اسطرح بتصریح فرمایا کہ گردنین اونٹون

سلم کو اسنے روشن ہونے کے موافق اس کے
واقع ہوا۔ اخیر جمادی الاخر ۶۵۴ ہجری مین روز جمعہ
کے بعد عشاء وہ آگ مکہ مجاز مین مثل ایک
جلیہ کے نکلی مانند بڑی شہر کے جسمین قلعہ
اور برج اور کنگرہ ہوی طول اُسکا بقدر چار
فرسنگ کے تہا یعنے بارہ میل اور عرض بقدر چار
میل اور لمبائی دیرہ قامت آدمی کی اور مانند
دریا کی موجین مارتی تہے اور مانند سیلاب کے چلتے
تہے اور مانند رعد کے آواز کرتی تہی اور یہہ عین
عجب تہا کہ پتھرون کو جلا دیتی تہی اور پہاڑون
کو راکھہ کیطرح گلا دیتی تہی مگر درختون پر اس
سے کچھ اثر نہین پہونچتا تھا اسکی روشنی نے
عالم کو ایسا روشن کیا تہا کہ مدینہ کی لوگ رات
کو اسکی روشنی مین دن کے مانند کام کرتے
تھے اور نور اس آگ کا مکہ مین اور شہر بصرہ مین
اور یمن مین معاینہ کیا گیا قسطلانی نے کہ اسی زمانہ
مین تھے اس آگ کے بیان مین اک کتاب تصنیف
کی ہے اور سب عجائب و غرایب اسکے لکھے ہین
اور لکھا ہے کہ ۴ رجب ۶۵۴ ہجری مین
وہ آگ فرد مبی اور سید حمیری نے کتاب
خلاصۃ الوفا بإخبار دار المصطفیٰ اور شیخ
جمال الدین زرندی نے جذب القلوب الی دیار المحبوب

اور ترجمہ مشکوٰۃ شریف مین تمام ہوا اسکے بیان
کے ہین بالکلیہ پیشین گوئی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی اسی طرح سے ظہور مین آئی کہ
صاحب مین مجال انکار نہ رہے کیونکہ مندرج ہونا
اس پیشین گوئی کا صحیح بخاری و صحیح مسلم و دیگر
کتابون مین کہ صدہا سال قبل وقوع اس کے
تصنیف ہوئین اور پھر بعینہ مطابق وقوع مین آنا
قوی دلیل صداقت کی ہے۔ دوسری پیشگوئی
ابوداؤد نے ابوبکرہ رضی سے روایت کی ہے کہ جناب
رسول اللہ نے فرمایا کہ نہر دجلہ کے نزدیک ایک
بڑا شہر مسلمانون کا آباد ہوگا اور نہر دجلہ پر
پل ہوگا اور وہ شہر بہت آباد ہوگا اور آخر زمانہ
مین ترک جنکے چہرے چوڑے اور آنکھین چھوٹی
ہین اس شہر پر چڑھائی کرینگے اور نہر کے کنارے
ٹھہرینگے سو شہر کی تین فرقہ لوگ ہو جائینگے۔
ایک فرقہ تو اپنا اسباب بیلون پر لاد کے جنگل
کی راہ لینگے یعنے شہر چھوڑ کے بھاگ جاوینگے
(ہلاکت ہی ان لوگون کیواسطے) اور ایک فرقہ
ترکون کے پناہ مین آجاویگا۔ (وہ بھی ہلاک ہوگا)
اور ایک اپنے لڑکون بالون کو پیچھے کرکے لڑینگے
اور کفار ترک سے مقابلہ کرینگے وہ لوگ شہید
ہین۔ انتہے۔ مطابق اس حدیث کے عہد معتصم باللہ
خلیفہ عباسی مین واقع ہوا کہ ترکان تاتار سے

ہی وہ جگہ ہے جہان سلاطین کا بنا
ہوا پل ہے جسکے نیچے سے دریا بطہ پر بل
ہی وہ جگہ ہے جہان تیار ہوا) چنڑالی کی اور شہر
کے باشندون مین سے بعض سراسیمہ حیران
ہوکے بھاگ گئے ان لوگون کو ترک کے ظلم
سے نجات نہ ملی مارے بھی گئے اور خود مستعصم باللہ
اور اکثر اشراف اور اعیان شہر نے بادشاہ ترک کے
امان چاہے اور انکی اطاعت مین داخل ہوے
وہ بھی نہ بچے اور ترکون کے تیغ بیدریغ سے
قتل ہوے اور کچھ لوگون کے مردانگی اور ہمت کرکے
ان مردون سے مقابلہ کیا خدا تعالیٰ نے انہین شہادت
نصیب کی پہلے دونون فرقون کو دنیا مین بھی نجات
ملی اور آخرت کے درجہ سے بھی محروم رہے تیسرا
فرقہ دنیا مین بھی مردانگی اور شجاعت سے ایک نام
رہا اور آخرت مین بھی بدرجہ شہادت فائز ہوا -
پیشین گوئی جس کتاب مین درج ہے یعنے
سنن ابوداؤد مین چار سو برس پہلے وقوع اس
کے تصنیف ہوی ہے انتہی - اکثر عیسائی
اس خبر کو انجیل سے حضرت پر پوری سمجھکے مشرف
باسلام ہوی جنمین سے ایک نجاشی بادشاہ
حبش کا جسنے چالیس پادری پختہ تحقیق کے
لئے کہ شریف مین آپکی روبرو سجدے اونہون نے
بعد تحقیقات کامل کے اسکو لکھ بھیجا کہ فی الحقیقت

یہ وہی نبی ہے جسکی انجیل مین بشارت دی ہے
بادشاہ نے کہا کہ سلاطین پاپ سے بادجود اسکے
دل سے اسلام قبول کیا اور نہایت شوق دل سے
حبش کو پھر کر بعزم ثواب زیارت مدینہ کو روانہ
ہوا مگر قریب جاکر فوت ہوگیا رحمۃ اللہ علیہ جواب شبہ
شبہ اول - یہ خطاب حواریون کو تھا تو صاحب
روبرو حواریون کے ظاہر نہین ہوے - جواب -
بیبل کے محاورہ سے یہ سمجھنا کہ خطاب سے خاص
وہی شخص مراد ہوتا ہے کمال نادانی ہے دیکھئے
باب ۲۶ ورس ۴۴ کتاب متی مین مسیح نے
سردار کاہن کو فرمایا تھا کہ تم مجھے بادلون مین
اترتا دیکھوگے حالانکہ آجتک سردار کاہن تو
بجائی خود اولاد اسکے سے بھی شاید کوئی باقی
نہوگا کیونکہ اٹھارہ سو برس سے زیادہ اس کلام
کو گذر گیا ہے پس ثابت ہوا کہ خطاب سے مخاطب
صاف مقصود نہین ہے بلکہ اسکا فرقہ یا قبیلہ لحاظ ہے
پھر کتاب پیدایش باب ۴۶ ورس ۴ مین ہے کہ
خدا نے یعقوب سے وعدہ کر لیا تھا کہ مین تجھے
مصر سے کنعان مین لے آؤنگا حالانکہ ۴۹ باب
۳۳ ورس کتاب مذکورہ مین لکھا ہے کہ یعقوب
نے مصر مین وفات پائی چونکہ وعدہ الٰہی مین خلاف
پایا گیا پانی پتی صاحب صفحہ ۱۳۲ ہدایت المسلمین
مین روغن زبانی سے فرماتے ہین کہ اگر یہ خطاب

[illegible] کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ مین جاؤن
[illegible] اور یہ بات صاحب کے مشابہ
[illegible] بازاریون کے یا بانی پتی صاحب مثل ثوبھای
[illegible] کہ لہو تعصب کی بہرتے ہین - شبہ دوم
محمد صاحب سوای احکام انجیل کی مخالفت کرنے
مسیح فرماتے ہین اور مسیح نے کہا تہا کہ مین جاؤنگا
چاہیے کہ انکا رتبہ فرستندہ سے کم ہو حالانکہ
مسلمان بزرگ جانتے ہین جواب آیات مذکورہ
مین موجود ہے کہ وہ موعود بہت احکام کے دینے
نہین سنائی اگر سنائیگا اور نہ سنوانا بطریق الہام
مستلزم کمی فرستادہ کا نہین اگر یہ قاعدہ درست
نہو تو روح القدس کا معاذ اللہ مسیح سے رتبہ کم ہونا
چاہیئے - شبہ چہارم وصف فارقلیط مین ہے کہ
اسکو کوئی پہچانتا نہین حالانکہ محمد صاحب کو لوگ
پہچانتے تہے - جواب پہچاننے سے قدر و رتبہ
مطلب ہے جسکو ہر ایک نہین سمجھ سکتا ہے مگر جسے
فیضان رحمانی سمجھا ہے دیکھئے قول مسیح باب
یازدہم درس ۲۷ متی سب کچھ میرے باپ سے
مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہین پہچانتا مگر باپ
اور کوئی باپ کو نہین پہچانتا مگر بیٹا فقط اگر اس
درس مین شناخت رتبہ کی ملحوظ نہو تو بے معنی
ہوتی اس فقرہ مین کیا شک ہے - شبہ پنجم حضرت
عیسیٰ نے فارقلیط کے وصف مین روح القدس کو

[illegible] استعارہ فرمایا تہا یہ صفت محمد صاحب
ہو سکتی ہے کہ روح القدس ایک قسم نہ تہا
اس شبہ کو بارہ مین فقرہ مذکورہ سے حل ہوا
کہ تیسرے باب مین تو تیر بہا ہے - جواب سابق
روح راستی روح اللہ اصل مین ایک معنی رکھتے
ہین کبھی معنی الہام و فیض کی دیتے ہین کبھی نبی
بولی جاتی ہین گاہی مفید معنی اقنوم کے بھی ہین
کلیہ نہین جس صورت مین اور صفتین پیغمبر کے موجود
ہون تو اسکو قرینہ خدا سمجھنا دانا ؤن کا کام نہین
یہہ الفاظ بیبل مین جب پیغمبرون کے وصف مین
آئی ہین تو بیشک معنی الہام کی دیتی ہین دیکھئے
درس ۱۵ و ۱۶ باب اول کتاب لوقا کیونکہ وہ
خداوند کے حضور مین بزرگ ہوگا شراب اور کوئی
نشہ نہ پیئے گا اور اپنی ماں کے پیٹ سے روح القدس
سے بھر جائیگا درس ۱۶ - ایسا ہوا کہ جونہین
ایلیبات نے مریم کا سلام سنا لڑکا اسکے پیٹ مین
اچھل پڑا اور الیہات روح القدس سے بھر گئے
انتہی - خدا سے بھرنے کی کیا معنی ہین کیونکہ ایسی
تقریر سے اوتار ثابت ہوتے ہین پھر کیون پادری
لوگ ہنود پر طعن اوتار کا نادانستہ سے کرتے ہین
البتہ یہہ معنی الہام صحیح اور درست ہے روح کی
معنی پیغمبر کی بھی ہین چنانچہ تامہ یوحنا باب ۴ ورس
پہلے مین لکھا ہے کہ ای پیاریو تم ہر ایک روح پر

ہیں مسکر و بگڑ ہوئی کو سنوار کر خدا سے ملا دیتے ہیں
یہ کیسا کہ بہت سے مورخ پیغمبر کے دنیا میں
آنے سے پیشتر ہی یوحنا آپ ہی کو مصنف کہتے
ہیں مصنف مصنف یعنی مصنف نیکو کند بیان
مولوی صاحب ناحق کلام یوحنا کو بگاڑنا چاہتے
ہیں شواہد اسکے بہت ہیں تو تھوڑے سے نہیں لکھتے
معنے پانی جی ہمیشہ رہنا کے قرینہ کو روح القدس سے
مراد خدا سمجھتا ہے چونکہ وہ محاورات بیبل سے ابھی تک
ناواقف ہے معذور ہے بھلا صاحب حواری کب
دنیا میں ہمیشہ رہے کفار قلیط بھی ویسا ہی رہتا
اب حواریین کو ہمارے پاس سے آئے بیس برس ہوئے
پوچھیں کہ فارقلیط کہان ہے مولوی صاحب
بشارتین مذکورہ سے آندہی واگ جو حواریین پر
آسمان سے اتری تھی جسکی روح القدس سے
بھاگ گئے تھے مقصود رکھتے ہیں جسکو لوکا نے
باب ۲ ورس ۲ کتاب اعمال میں لکھا ہے اور
یکایک آسمان سے آواز آئی جیسے آندہی چلی اور
اسنے سارا گھر جہان وہ بیٹھے تھے بھر گیا۔ ۳۔
اور انہیں آگ کی سی جدا جدا زبانیں دکھائی
دیں اور ایکمن سے ہر ایک پر بیٹھے۔ ۴۔ اور وے
سب روح القدس سے بھر گئے اور غیر زبانیں جیسے
روح نے انھیں تلفظ بخشا بولنے لگے یہہ انکا معرف
وہم ہے فہم نہیں لیکن وہم مذکور مدفوع ہے

پندرہویں اول یہ واقعہ ہیرو یا نہ کے
وقوعہ سے تین برس پیشتر کا ہے تو
صاف کہہ دیتا کہ یہہ فرمایا جو اسنے کہا تھا
عادت ہوسکتی تھی یہ بات وقوعہ سے آگے کی صاف
نشان موجود تھا لکھا جاتا تھا دیکھئے باب ۱ ورس
۲۲ یوحنا سو وہ جسے وہ ہمیں سے بی اٹھا اسکے
شاگردوں کو یاد آیا کہ اسنے یہہ کہا تھا دیکھئے
روح القدس پیشتر حواریین کے پاس تھا پنتکوست
باب ۲ ورس ۱۹ متی میں ہے لیکن جب تمہیں
حوالہ کرے اندیشہ مت کرو کہ ہم کس طرح یا کیا
کہیں کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا سو اسی گھڑی تمہیں
دیا جائیگا۔ ۲۰ کیونکہ کہنے والے تم ہی نہیں ہو
بلکہ تمہاری باپ کے روح جو تم میں بولتی ہے
یہہ خطاب ہی شاگردوں کی طرف بہت پہلے صلیب کے
اب تاکید دوبارہ کی کیا حاجت تھی کیونکہ وے
اسکے منکر یا ناواقف نہ تھے **سیوم** جب
روح القدس خدا ٹھہرا تو وہ کسی سے سنکے اوروں
کو سنائیگا کیونکہ یہہ ایک صفت اوس کے ورس
۱۳ باب ۱۶ یوحنا میں ہے لیس جب خدا کسی سے
سنکے بتلائے تو محتاج غیر کا ہوگا حالانکہ ہر ایک
جانتا ہی کہ خدا عالم ہے کسی سے علم حاصل نہیں
کرتا البتہ نبی خدا سے پیغام پہنچاتا ہے اس واسطے
قرآن میں مطابق ورس مذکور صفت خاتم النبیین